احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

CPL 61

213029

ہفتہ 10-اپریل 1999ء - 22 ذی الحجہ 1419 ہجری - 10 شہادت 1378 ہش جلد 49-84 نمبر 79

ہفتہ 10- اپریل 1999ء

ابتلاء کے وقت کی دعا

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کو جب کوئی کٹھن امر درپیش ہوتا تو یہ دعا کرتے۔

اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں ابتلاء کی سختی سے اور بدبختی کی گرفت سے اور تقدیر کے شر سے اور دشمنوں کے اپنے خلاف خوش ہونے سے۔

(صحیح بخاری کتاب الدعوات باب التعوذ من جهد البلاء)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

جب تک دعا کرانے والا اپنے اندر ایک صلاحیت اور اتباع کی عادت نہ ڈالے دعا کارگر نہیں ہو سکتی۔ مریض اگر طبیب کی اطاعت ضروری نہیں سمجھتا۔ ممکن نہیں کہ فائدہ اٹھا سکے۔ جیسے مریض کو ضروری ہے کہ استقامت اور استقلال کے ساتھ طبیب کی رائے پر چلے تو فائدہ اٹھائے گا۔ ایسے ہی دعا کرانے والے کے لئے آداب اور طریق ہیں۔ تذکرۃ الاولیاء میں لکھا ہے کہ ایک بزرگ سے کسی نے دعا کی خواہش کی۔ بزرگ نے فرمایا کہ دودھ چاول لاؤ۔ وہ شخص حیران ہوا۔ آخر وہ لایا۔ بزرگ نے دعا کی اور اس شخص کا کام ہوگیا۔ آخر اسے بتلایا گیا کہ یہ صرف تعلق پیدا کرنے کے لئے تھا۔ ایسا ہی باوا فرید صاحب کے تذکرہ میں لکھا ہے کہ ایک شخص کا قبالہ گم ہوا اور وہ دعا کے لئے آپ کے پاس آیا تو آپ نے فرمایا کہ مجھے حلوہ کھلاؤ اور وہ قبالہ حلوائی کی دوکان سے مل گیا۔

ان باتوں کے بیان کرنے سے میرا یہ مطلب ہے کہ جب تک دعا کرنے والے اور کرانے والے میں ایک تعلق نہ ہو۔ متاثر نہیں ہوتی۔ غرض جب تک اضطرار کی حالت پیدا نہ ہو اور دعا کرنے والے کا قلق دعا کرانے والے کا قلق نہ ہو جائے کچھ اثر نہیں کرتی بعض اوقات یہی مصیبت آتی ہے کہ لوگ دعا کرانے کے آداب سے واقف نہیں ہوتے اور دعا کا کوئی بیّن فائدہ محسوس نہ کرکے خدائے تعالیٰ پر بدظنّی ہو جاتے ہیں اور اپنی حالت کو قابل رحم بنا لیتے ہیں۔

بالآخر میں کہتا ہوں کہ خود دعا کرو یا دعا کراؤ۔ پاکیزگی اور طہارت پیدا کرو۔ استقامت چاہو اور توبہ کے ساتھ گر جاؤ کیونکہ یہی استقامت ہے۔ اس وقت دعا میں قبولیت، نماز میں لذت پیدا ہوگی۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 39)

عطیہ برائے گندم

ہر سال مستحقین میں گندم بطور امداد تقسیم کی جاتی ہے۔ اس کار خیر میں ہر سال مخلصین جماعت حصہ لیتے ہیں۔ لہٰذا ہمدرد مخلصین جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنی نعمتوں اور برکتوں سے نوازا ہے۔ ان کی خدمت میں درخواست ہے کہ اس کار خیر میں فراخ دلی سے حصہ لیں۔

جملہ نقد عطیہ جات بمد گندم کھاتہ نمبر 23-4550/3 معرفت افسر صاحب خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ ارسال فرماویں۔

(صدر کمیٹی امداد مستحقین گندم)

کامل توجہ اور خشیتُ اللہ کے ساتھ دعا کرنی چاہئے

(حضرت خلیفۃ المسیح الثانی)

وہ شخص جو یہ سمجھتا ہے کہ میں خود فلاں کام کر سکتا ہوں وہ اگر اس کے لئے دعا کرے تو اس کی دعا دراصل دعا نہیں ہوگی۔ دعا اسی کی دعا کہلانے کی مستحق ہوگی جو اپنے اوپر ایک موت طاری کرتا ہے اور اپنے آپ کو بالکل ہیچ سمجھتا ہے۔ جو انسان یہ حالت پیدا کرے۔ وہی خدا کے حضور کامیاب اور اسی کی دعائیں قابل قبول ہو سکتی ہیں ورنہ جب تک انسان یہ تسلیم نہ کرے۔ کہ وہ خود کچھ نہیں ہے اپنے نفس پر موت وارد کرکے یہ یقین نہ کرے کہ وہ بے بس اور بیکس ہے صرف اللہ ہی کی ذات ہے جو اس کو سہارا دے سکتی ہے تب تک خدا تعالیٰ سے کسی کامیابی یا مدد کی امید نہیں رکھ سکتا۔ پھر دوسری بات جو دعا کی قبولیت کے لئے نہایت ضروری ہے وہ یہ ہے کہ اپنے اوپر ایک موت قبول کرنے کے بعد اس کی کامل توجہ اس طرف ہو کہ خدا کے سوا کوئی مددگار نہیں۔ جب تک وہ اپنے اندر خشیت اللہ پیدا نہیں کرتا اور خدا تعالیٰ کی طرف اپنی توجہ کو کامل طور پر نہیں پھراتا اس کی دعا بھی قبول نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ وہ شخص جو اپنے آپ کو مردہ خیال کرے۔ لیکن اس کے دل میں کرب گریہ وبکا عاجزی وانکسار پیدا نہ ہو اس کی دعا قبول نہیں ہو سکتی۔ پس یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ اس شخص کی دعا قبول ہو جس کا دل کسی اور طرف لگا ہوا ہو اور زبان کچھ اور کہہ رہی ہو۔

تیسری بات جو دعا کی قبولیت کے لئے ضروری ہے وہ یہ ہے کہ اگر انسان پورے طور پر خدا تعالیٰ کی طرف جھک بھی جائے۔ اور اپنے آپ کو بے بس و بے کس بھی ظاہر کرے۔ لیکن اس کے دل کے اندر یہ یقین نہ ہو کہ وہ خدا دعائیں قبول کرتا ہے تو ایسے شخص کی بھی دعا قبول نہیں ہوتی۔ کیونکہ اس کی مثال ایسی ہے جیسے ایک شخص لولے اور لنگڑے کو کہے کہ میرے سر پر یہ بوجھ رکھ دو۔ کیا اس کا اس لولے اور لنگڑے سے مدد حاصل کرنا جس سے مدد کی قطعاً امید نہیں ہو سکتی ہنسی نہ ہوگی۔ پس جس کو یہ یقین ہی نہ ہو کہ خدا تعالیٰ اتنی طاقت رکھتا ہے کہ میری دعا کو قبول کر سکتا ہے ایسے شخص کی دعا بھی قبول نہیں ہو سکتی۔

پس یہ تین باتیں ہیں جو دعا کی قبولیت کے لئے ضروری ہیں۔ یہ کہ انسان اپنے دل میں یہ سمجھے کہ میں سخت کمزور ہوں۔ صرف خدا تعالیٰ ہی کی ذات ہے جو سب کمزوریوں سے پاک ہے اور پھر غرور اور کبر کا مادہ بالکل اپنے دل سے نکال دے۔

دوسرے کامل توجہ کے ساتھ تمام دوسری طرفوں سے اپنی توجہ کو ہٹا کر خدا کے حضور گر جائے۔

تیسرے اپنے دل کے اندر اس بات کا کامل یقین اور وثوق پیدا کرے کہ خدا تعالیٰ دعاؤں کو سننے اور قبول کرنے کی طاقت رکھتا ہے۔ اور وہ ضرور دعائیں قبول کرتا ہے۔

جب ان تینوں باتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے دعائیں کرو گے تو پھر وہ دعائیں وہ اثر کریں گی کہ اگر پہاڑوں کو کہو گے کہ ہٹ جاؤ تو وہ اپنی جگہ سے ہٹ جائیں گے اور اگر دریاؤں کو کہو گے کہ اپنا راستہ بدل دو تو وہ اپنا راستہ بدل دیں گے اگر ہماری جماعت کے لوگ اس طرح دعائیں کریں تو دنوں میں ان کو وہ کامیابی حاصل ہو سکتی ہے جو سالوں میں ہوگی اور گھنٹوں میں وہ کامیابی ہو سکتی ہے جو مہینوں میں ہو سکتی ہے۔

(از خطبہ 17-اپریل 1925ء)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

روزنامہ الفضل ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
2-50 روپے

مرتبہ حافظ عبدالحلیم صاحب

اردو کلاس کی باتیں نمبر 44

ریکارڈشدہ 2- ستمبر 1998ء

آج کی نشست کے آغاز میں حضور ایدہ اللہ نے حضرت سید خصیلت علی شاہ صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کا محبت بھرا تذکرہ فرمایا۔

حضرت سید خصیلت علی شاہ صاحب

1891ء میں جب حضرت مسیح موعود امرتسر میں قیام پذیر تھے انہیں حضرت مسیح موعود کی مجلس میں جانے کا موقعہ ملا۔ حضرت مسیح موعود نصائح فرما رہے تھے اور یہ سو گئے۔ نیک انسان تھے۔ خدا نے نیند میں ہی ہدایت فرمادی۔ خواب آئی کہ پرانی باتیں بھول جاؤ ابھی بیعت کرلو۔ ایسا دل صاف ہوا کہ سب پرانے مسئلے بھول گئے۔ اسی وقت بیعت کرلی اس کے بعد تو ولی اللہ بن گئے صاحب کشف والہام ہوگئے۔ پھر جلسہ قادیان جو 1892ء میں ہوا میں شامل ہوئے۔ حضرت مسیح موعود نے ان کا نام 21 ویں نمبر پر رکھا۔

ان کی وفات پر حضرت مسیح موعود نے حکیم حسام الدین صاحب کے نام اپنے ہاتھ سے تعزیت نامہ تحریر فرمایا اور حضرت مسیح موعود نے نماز جنازہ غائب بھی پڑھائی۔ حضرت مسیح موعود جس سے خاص پیار کرتے تھے اس کی نماز جنازہ پڑھاتے تھے۔

خصیلت علی شاہ صاحب تہجد گزار تھے اور ڈیوٹی کے دوران بھی نمازوں کی حفاظت کرنے والے تھے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا۔

یہ مسیح موعود کے رفقاء کی باتیں ہیں آج کے خطبے میں میں نے رفیق بننے کی باتیں کی ہیں تم لوگ بھی رفیق بن سکتے ہو اگر رفقاء والے رنگ اختیار کرلو۔ رستہ کھلا ہے ابھی بھی۔

ایک نظم

حضور ایدہ اللہ نے حضرت مسیح موعود کی ایک نظم کے چند اشعار تحت اللفظ پڑھے۔

سونے والو جلد جاگو یہ نہ وقت خواب ہے
جو خبر دی وحیٔ حق نے اس سے دل بے تاب ہے
زلزلہ سے دیکھتا ہوں میں زمیں زیر و زبر
وقت اب نزدیک ہے آیا کھڑا سیلاب ہے
ہے سر رہ پر کھڑا نیکوں کی وہ مولیٰ کریم
نیک کو کچھ غم نہیں ہے گو بڑا گرداب ہے
کوئی کشتی اب بچا سکتی نہیں اس سیل سے
حیلے سب جاتے رہے اک حضرت توّاب ہے

لطائف

○ ایک لڑکے نے تاریخ کا امتحان دیا گھر آیا تو اماں نے پوچھا امتحان کیسا رہا لڑکے نے جواب دیا۔ ففٹی ففٹی۔ اس نے کہا کس طرح ففٹی ففٹی جو میں نے لکھا تھا استاد کو سمجھ نہیں آیا اور جو اس نے لکھوایا تھا مجھے سمجھ نہیں آیا لڑکے نے جواب دیا۔

○ اس کے بعد حضور نے اپنے گھریلو ملازم کا دلچسپ قصہ سنایا۔

وہ سکول سے خوش خوش آیا اس سے پوچھا گیا تمہارا امتحان کیسا ہوا کہنے لگا چار سوال تھے دو تو میرے غلط ہوگئے اور دو مجھے آتے ہی نہیں تھے۔

○ ایک عورت بہت موٹی تھی گاؤں میں شور پڑ گیا کہ بھیڑیا آگیا ہے سب لوگ بھاگ گئے گاؤں خالی ہوگیا۔ عورت نے اپنے خاوند کو جو بھاگا جا رہا تھا آواز دی مجھے بھی کہیں لے جاؤ کہیں بھیڑیا مجھے ہی نہ لے جائے خاوند نے کہا۔ بھیڑیا ہے کوئی ہاتھی نہیں جو تمہیں اٹھا کے لے جائے گا۔

یادِ قادیان

حضرت مصلح موعود کا پاکیزہ کلام

ہے رضائے ذاتِ باری اب رضائے قادیاں
مُدّعائے حق تعالیٰ مُدّعائے قادیاں

وُہ ہے خوش اموال پر، یہ طالبِ دیدار ہے
بادشاہوں سے بھی افضل ہے گدائے قادیاں

گر نہیں عرشِ مُعلّٰی سے یہ ٹکراتی تو پھر
سب جہاں میں گونجتی ہے کیوں صدائے قادیاں

دعویٰ طاعت بھی ہوگا ادّعائے پیار بھی
تم نہ دیکھو گے کہیں لیکن وفائے قادیاں

میرے پیارے دوستو تم دم نہ لینا جب تلک
ساری دنیا میں نہ لہرائے لوائے قادیاں

بن کے سورج ہے چمکتا آسماں پر روز و شب
کیا عجب معجز نما ہے رہنمائے قادیاں

غیر کا افسوں اس پہ چل نہیں سکتا کبھی
لے اُڑی ہو جس کا دِل زُلفِ دوتائے قادیاں

اے بتو اب جُستجو اس کی ہے اُمّیدِ محال
لے چکا ہے دِل مرا تو دِلرُبائے قادیاں

یا تو ہم پھرتے تھے اُن میں یا ہُوا یہ انقلاب
پھرتے ہیں آنکھوں کے آگے کوچہ ہائے قادیاں

خیال رہتا ہے ہمیشہ اس مقامِ پاک کا
سوتے سوتے بھی یہ کہہ اُٹھتا ہوں ہائے قادیاں

آہ کیسی خوش گھڑی ہو گی کہ بانیلِ مرام
باندھیں گے رختِ سفر کو ہم برائے قادیاں

صبر کر اے ناقۂ راہِ ہُدیٰ ہمّت نہ ہار
دُور کر دے گی اندھیروں کو ضیائے قادیاں

ایشیا و یُورپ و امریکہ و افریقہ سب
دیکھ ڈالے پر کہاں وہ رنگ ہائے قادیاں

گلشنِ احمد کے پھُولوں کی اُڑا لائی جو بُو
زخم تازہ کر گئی بادِ صبائے قادیاں

جب کبھی تم کو مِلے موقع دُعائے خاص کا
یاد کر لینا ہمیں اہلِ وفائے قادیاں

مکرم سید میر محمود احمد صاحب ناصر

خدا کا ذکر ان کی روح کی غذا بن گیا تھا

صحابہؓ رسولؐ اور ذکرِ الٰہی

ایک روز حضرت معاویہؓ مسجد نبوی میں آئے تو دیکھا کہ بہت سے لوگ بیٹھے ہیں اور ذکر الٰہی کا حلقہ بنا ہوا ہے آپ نے ان لوگوں سے پوچھا کہ یہاں کیوں بیٹھے ہو انہوں نے جواب دیا کہ ذکر الٰہی کرتے ہیں۔ پوچھا کہ صرف اسی لئے یہاں بیٹھے ہو انہوں نے جواب دیا کہ ہاں یہاں بیٹھنے کا مقصد صرف ذکر الٰہی ہے۔ حضرت معاویہؓ نے کہا کہ ایک بار آنحضرت ﷺ مسجد میں تشریف لائے اور اپنے کچھ صحابہؓ کو حلقہ باندھے بیٹھے ہوئے دیکھا آپ نے فرمایا کہ تم کس مقصد سے یہاں بیٹھے ہو انہوں نے جواب دیا کہ ہم یہاں اس لئے بیٹھے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کریں اور اس نے جو احسانات ہم پر کئے ہیں اور دین کی طرف جو ہدایت ہمیں دی ہے اس پر اس کی حمد کریں۔ آپ نے فرمایا کیا خدا کی قسم کھا کر کہتے ہو کہ تمہارا مقصد صرف یہی ہے۔ صحابہؓ نے جواب دیا ہاں خدا کی قسم ہمارا مقصد صرف یہی ہے آپؐ نے فرمایا میں نے یہ قسم تمہیں اس لئے نہیں دلوائی کہ مجھے تم پر کوئی شک تھا صرف بات یہ ہے کہ جبریل علیہ السلام میرے پاس آئے اور مجھے بتایا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرشتوں کے سامنے تم پر فخر کرتا ہے (مسلم)

صحابہ کرامؓ کے حالات و واقعات پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ذکر ان کی روح کی غذا اور ان کے دل کی لذت بن گیا تھا اور ان کی زبانوں پر سبحان اللہ' الحمد للہ' لاالہ الااللہ' اللہ اکبر' لاحول ولاقوۃ الاباللہ جاری رہتے تھے۔ ان کو خدا تعالیٰ کی ہستی پر ایمان ورثہ میں نہیں ملا تھا بلکہ انہوں نے جان اور مال اور عزت اور جذبات اور وقت کی قربانی کر کے خدا تعالیٰ سے زندہ تعلق کو حاصل کیا تھا اور مکہ کی پتھریلی زمین پر تپتی دوپہر میں جب ننگے بدن ان کو لٹا کر گھسیٹا جاتا تھا تب بھی ان کی زبان سے خدائے واحد کا ذکر بلند ہوتا تھا اور آیات کریمہ کے مطابق صبح اور شام رات اور دن چلتے پھرتے اٹھتے بیٹھتے ان کا دل و دماغ ذکر الٰہی سے معطر رہتا تھا اسی کا نتیجہ تھا کہ ہمارے سید و مولیٰ ﷺ فداہ نفسی نے فرمایا اللہ اللہ فی اصحابی کہ میرے صحابہ میں خدا ہی خدا ہے۔

صحابہ کرام کے دن رات کے ذکر الٰہی کی کیفیت کا اندازہ اس روایت سے ہو سکتا ہے کہ ایک بار آنحضرت ﷺ نے حضرت حارثؓ سے پوچھا کہ کیا حال ہے۔ بولے یارسول اللہ خدا پر صدق دل سے ایمان رکھتا ہوں آپؐ نے فرمایا ہر چیز کی ایک حقیقت ہوتی ہے تمہارے ایمان کی حقیقت کیا ہے بولے دنیا سے میرا دل پھر گیا ہے اس لئے رات کو جاگتا ہوں دن کو بھوکا پیاسا رہتا ہوں گویا مجھ کو خدا کا عرش علانیہ نظر آتا ہے اور اہل جنت کو باہم ملتے جلتے دیکھ رہا ہوں اور گویا اہل دوزخ مجھے چیختے ہوئے نظر آرہے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا تم نے حقیقت کو پالیا اب اس پر قائم رہو۔ (اسد الغابہ)

ذکر الٰہی کے لئے صحابہ کرامؓ کے جوش و خروش کا یہ عالم تھا کہ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ صحابہ کرامؓ جب نماز سے فارغ ہوتے تو نہایت بلند آہنگی سے ذکر الٰہی کرتے جب میں یہ غلغلہ سنتا تو سمجھ جاتا کہ صحابہؓ نماز پڑھ کر واپس آتے ہیں۔ (مسلم) اسی جوش و خروش کی وجہ سے ایک سفر میں دعا اور ذکر الٰہی کی صدائیں اتنی بلند ہوئیں کہ آنحضرت ﷺ فداہ نفسی نے ازراہ شفقت اس شدت اور بلند آوازی سے صحابہؓ کو منع فرمایا۔ ذکر الٰہی کے لئے یہ ذوق و شوق کمزور اور غریب صحابہؓ تک محدود نہ تھا بلکہ امیر و غریب صحابہ سب کے سب اس میں برابر کے شریک تھے۔ حدیث میں آتا ہے کہ ایک دفعہ غریب مہاجرین آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ حضورؐ اہل ثروت لوگ بڑے درجات پا گئے ہیں کیونکہ وہ ہماری طرح ہی نمازیں پڑھتے ہیں ہماری طرح ہی روزے رکھتے ہیں مگر ان کے پاس زائد مال ہے جس کے ذریعہ وہ حج اور عمرہ اور جہاد اور صدقہ میں شریک ہوتے ہیں (مگر ہم ایسا نہیں کر سکتے) حضور ﷺ نے فرمایا کہ کیا میں تمہیں ایک ایسی بات نہ بتاؤں جس کے ذریعہ تم اپنے سے پہلوں سے بھی اور بعد میں آنے والوں سے بھی آگے بڑھ جاؤ گے اور کوئی شخص تم سے فضیلت نہ لیجا سکے گا مگر بایں شرط کہ وہ بھی وہی کرنے لگے جو تم کرتے ہو انہوں نے کہا یارسول اللہ ضرور بتائیے حضورؐ نے فرمایا کہ تم نماز کے بعد 33-33 دفعہ تسبیح تحمید اور تکبیر کیا کرو۔ راوی کہتے ہیں کہ کچھ عرصہ کے بعد وہ غریب مہاجرین پھر حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ ہمارے مال دار بھائیوں نے بھی یہ بات سن لی ہے اور یہ ذکر الٰہی انہوں بھی کرنا شروع کر دیا ہے حضور ﷺ نے فرمایا کہ ذٰلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء کہ پھر یہ خدا کا فضل ہے جسے چاہتا ہے دیتا ہے۔

نماز باجماعت ذکر الٰہی کا بہترین ذریعہ ہے قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اقم الصلوٰۃ لذکری کہ میرے ذکر کے لئے نماز باجماعت قائم کرو صحابہؓ کو نماز خصوصاً نماز باجماعت کے اہتمام کا اس قدر احساس تھا کہ بخاری میں آتا ہے کہ جب جماعت ہونے لگتی تو کثرت سے صحابہ کے نماز کی طرف رخ کرنے سے شور ہو جاتا تھا۔ سخت سے سخت مصروفیت میں بھی جب نماز کا وقت آتا تو تمام کاروبار چھوڑ کر سیدھے مسجد کی طرف روانہ ہو جاتے تھے حضرت سفیان ثوریؒ صحابہؓ کے متعلق فرماتے تھے کہ صحابہؓ بیع و شراء کرتے تھے لیکن نماز مفروضہ کو جماعت کے ساتھ کبھی نہیں چھوڑتے تھے۔"

حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ میں بازار میں تھا کہ نماز کا وقت آگیا تمام صحابہ دوکانیں بند کر کے مسجد چلے گئے قرآن مجید کی آیت رجال لاتلھیھم ان ہی لوگوں کی شان میں نازل ہوئی (فتح الباری) ایک صحابیؓ کہتے ہیں کہ نماز باجماعت سے صرف ایسا شخص ہی الگ رہتا تھا جس کا نفاق معروف ہوتا تھا مگر صحابہؓ کو نماز باجماعت کی ایسی پابندی تھی کہ بعض لوگ دو آدمیوں کے سہارے سے مسجد میں آکر شریک جماعت ہوتے تھے (نسائی)

آنحضرت ﷺ نے فرمایا تھا کہ مسجد کی طرف جو قدم اٹھتا ہے اس پر ثواب ملتا ہے اس لئے بعض نماز کو آتے تو قریب قریب قدم رکھتے کہ قدموں کی تعداد بڑھ جائے اور اس پر ثواب ملے (نسائی) نماز باجماعت میں شرکت کے لئے صحابہ ہر قسم کی تکلیف اٹھانے کے لئے تیار ہوتے اور گرمی' تاریکی' موسم کی خرابی اور اندھیرے راستوں میں سانپ بچھو کی پرواہ نہ کرتے۔ ظہر کی نماز کے متعلق ابو داؤد میں روایت ہے کہ گرمی کی شدت سے زمین اس قدر گرم ہو جاتی کہ بعض صحابہؓ مٹھی میں کنکریاں اٹھا کر اس کو ٹھنڈا کرتے تھے پھر سامنے رکھ کر اس پر سجدہ کرتے تھے (ابوداؤد) جس دن حضرت عمرؓ کو زخم لگا جس سے آپ کی شہادت ہوئی اسی رات کی صبح کو لوگوں نے نماز فجر کے لئے جگایا تو خوشی کا اظہار فرماتے ہوئے کہا ہاں جو شخص نماز چھوڑ دے اسلام میں اس کا کوئی حصہ نہیں۔ چنانچہ اسی حالت میں کہ زخم سے مسلسل خون جاری تھا نماز فرض ادا کی۔ (موطا) حضرت ابی بن کعبؓ روایت کرتے ہیں کہ ایک انصاری مسلمان کا گھر میرے علم کے مطابق مسجد سے سب سے زیادہ دور تھا لیکن جماعت کے ساتھ اس کی ایک نماز بھی چھٹتی نہ تھی کسی نے اس کو کہا کہ بہتر ہوگا کہ تم ایک گدھا خرید لو اور دوپہر کی گرمی اور رات کے اندھیرے میں اس پر سوار ہو کر مسجد آیا کرو۔ اس نے جواب میں کہا کہ میں تو یہ بھی پسند نہ کروں گا کہ مجھے مسجد کے پہلو میں رہائش کے لئے مکان مل جائے کیونکہ میرا دل چاہتا ہے کہ میرے مسجد کو چل کر آنے اور گھر واپس جانے کا ثواب میرے اعمال نامہ میں لکھا جائے آنحضرت ﷺ نے اس کا جواب سن کر فرمایا قد جمع اللہ لک ذٰلک اللہ تعالیٰ نے یہ سب ثواب اکٹھا کر کے تمہارے لئے رکھا ہے۔

نوافل سے رغبت

نوافل ذکر الٰہی کا خصوصی ذریعہ ہیں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ نوافل کے ذریعہ بندہ اللہ تعالیٰ کے قرب میں بڑھتا چلا جاتا ہے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ بندہ کے ہاتھ اور پاؤں اور آنکھ اور کان بن جاتا ہے۔ صحابہ کرامؓ کو نوافل سے جو رغبت و الفت تھی اس کا تذکرہ کتب حدیث و سیرۃ میں جابجا ملتا ہے۔ بخاری میں لکھا ہے کہ حضرت انسؓ روایت کرتے ہیں کہ مغرب کی نماز سے قبل اذان ہوتے ہی کبار صحابہؓ مسجد کے ستونوں کے قریب تیزی سے جاتے اور حضور ﷺ کے امامت کے لئے تشریف لانے تک نوافل میں مصروف رہتے۔ (بخاری) اس بارہ میں صحابہؓ کے شوق کا یہ عالم تھا کہ اگر بیرونجات سے آیا ہوا کوئی شخص اس وقت مسجد میں پہنچتا تو اس کو یہ غلط فہمی ہوتی کہ شائد نماز باجماعت ہو چکی ہے اور نمازی سنتوں کی ادائیگی میں مصروف ہیں حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ایک مرتبہ بلالؓ سے فرمایا کہ اسلام لا کر تم نے ثواب کی امید پر جو کام کئے ہیں ان میں سے بہترین کام مجھے بتاؤ کیونکہ میں نے جنت میں اپنے آگے آگے تمہارے قدموں کی چاپ سنی۔ حضرت بلالؓ نے عرض کی کہ میرے خیال میں میرا سب سے بہتر عمل یہ ہے کہ میں نے رات یا دن کی کسی گھڑی میں کبھی وضو نہیں کیا مگر لازماً اس کے ساتھ جتنے نفل کی توفیق ملی وہ بھی ادا کئے ہیں۔ صحابہؓ کے نوافل کے حسن اور طول کا یہ عالم تھا کہ حضرت انسؓ رکوع کے بعد اور قیام میں اور دونوں سجدوں کے درمیان اس قدر دیر لگاتے کہ لوگ سمجھتے کہ کچھ بھول گئے ہیں۔ حضرت عبداللہ بن زبیرؓ نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو معلوم ہوتا کہ کوئی ستون کھڑا ہے ایک دن رکوع میں اس قدر جھکے رہے کہ ایک شخص نے قرآن مجید کی بقرہ' آل عمران جیسی لمبی لمبی سورتیں پڑھ ڈالیں مگر انہوں نے اس دوران میں سر نہ اٹھایا۔

تہجد کی عادت

نوافل میں نماز تہجد کو جو اہمیت حاصل ہے محتاج بیان نہیں۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کی نماز تہجد کا ذکر خود خدا تعالیٰ نے اپنے پاک کلام میں فرمایا ہے۔ حضرت عبداللہ ابن عمرؓ کے متعلق ان کے صاحبزادہ سالم روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا عبداللہ کتنا ہی اچھا آدمی ہے اگر وہ رات کو نفل پڑھا کرے۔ سالم کہتے ہیں کہ حضور علیہ السلام کے اس ارشاد کے بعد ابن عمرؓ رات کو تھوڑا ہی سوتے تھے اور زیادہ وقت نماز تہجد میں گزارتے۔ حضرت ابو ہریرہؓ کا گھر رات بھر ذکر الٰہی سے اس طرح معمور رہتا تھا کہ انہوں نے اور ان کی بیوی اور خادم نے رات کے تین حصے کر لئے تھے اور ان میں سے ایک جب تہجد سے فارغ ہو چکتا تھا تو دوسرے کو نماز کے لئے جگا دیتا تھا۔ بعض صحابہ کو نماز تہجد میں اتنا غلو ہو جاتا تھا کہ حضور ﷺ ان کو اعتدال اور میانہ روی کی تلقین کرتے اور اپنے نفس کا حق ادا کرنے کی نصیحت فرماتے۔ حضرت زینب بنت جحشؓ برابر نماز میں مصروف رہتیں اور جب تھک جاتیں تو دو ستونوں میں ایک رسی باندھ رکھی تھی اس سے سہارا لے لیتی تھیں تاکہ نیند نہ آنے پائے۔ آنحضرت ﷺ نے رسی کو دیکھا تو فرمایا کہ ان کو صرف اسی قدر نماز پڑھنی چاہیئے جو ان کی طاقت میں ہو اگر تھک جائیں تو بیٹھ جانا چاہیئے۔

چنانچہ حضور ﷺ نے وہ رسی کھلوا کر پھینکوا دی (بخاری) اسی طرح حضرت عبداللہ بن عمروؓ بن عاص کی روایت ہے کہ میں نے ارادہ کر لیا کہ میں اپنی تمام زندگی دن کو روزہ رکھوں گا اور تمام

رات نفل پڑھوں گا حضور ؐ کو میرے اس ارادہ کی خبر ہوئی تو آپ ؐ نے پوچھا کیا یہ بات صحیح ہے میں نے جواب دیا یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں یہ بات صحیح ہے آپ نے فرمایا ایسا نہ کرو روزہ بھی رکھو اور افطار بھی کرو نماز کے لئے بھی اٹھو اور کچھ وقت رات کو سو کر گزارو اور ہر ماہ تین دن کے روزے رکھ لیا کرو کیونکہ نیکی کا بدلہ دس گنا ہوتا ہے۔ میں نے کہا حضور مجھے اس سے زیادہ طاقت ہے فرمایا دو دن روزہ رکھو اور ایک دن چھوڑ دو میں نے کہا مجھے اس سے بھی زیادہ طاقت ہے فرمایا تو پھر حضرت داؤد علیہ السلام کی سنت کے مطابق ایک دن روزہ رکھو ایک دن چھوڑ دو اس سے زیادہ روزہ رکھنا فضیلت کی بات نہیں۔

تلاوت کا ذوق

قرآن مجید کی تلاوت ذکر الٰہی کا ایک بہت مبارک طریق ہے کیونکہ قرآن مجید اللہ تعالیٰ کے حسن و جمال اور اس کے صفات حسنہ اور احسانات عالیہ کے تذکرہ سے بھرپور ہے صحابہؓ کا تلاوت قرآن اور حفظ قرآن اور تدبر قرآن کا ذوق و شوق معروف ہے اہل عرب کو اپنی شاعری پر جو ناز تھا اور شاعر کو ان کے معاشرہ میں جو عظمت حاصل تھی وہ کسی پر مخفی نہیں۔ ایک مرتبہ حضرت عمرؓ نے عرب کے ایک چوٹی کے شاعر کو جو مسلمان ہو گئے تھے فرمایا کہ اپنے کچھ اشعار سناؤ۔ انہوں نے جواب دیا کہ اسلام لانے کے بعد میں شاعری ترک کر چکا کیونکہ قرآن شریف کی سورتوں کی تلاوت نے اب مجھے شاعری سے مستغنی کر دیا ہے۔ صحابہؓ کے شوق تلاوت قرآن کا یہ عالم تھا کہ آنحضرت ﷺ نے عبد اللہ بن عمرؓ کی کثرت تلاوت دیکھ کر فرمایا کہ پورے ایک مہینہ میں ایک بار قرآن ختم کیا کرو انہوں نے عرض کی کہ مجھ میں اس سے زیادہ کی طاقت ہے حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ بیس دن میں۔ گزارش کی میں اس سے بھی زیادہ طاقت رکھتا ہوں فرمایا پندرہ دن میں بولے کہ مجھ میں اس سے بھی زیادہ طاقت ہے ارشاد ہوا کہ دس دن میں عرض کی مجھ میں اس سے زیادہ طاقت ہے آنحضرت ﷺ نے فرمایا اچھا سات دن میں ہی قرآن مجید ایک بار پڑھ لیا کرو اور اب اس سے زیادہ کی اجازت نہیں۔ (ابو داؤد)

دعا کی لذت

ذکر الٰہی میں دعا کو جو مقام حاصل ہے محتاج تفصیل نہیں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے الدعاء مخ العبادۃ عبادت کا مغز دعا ہے۔ صحابہ کرامؓ نے اپنے نفوس میں جو غیر معمولی تبدیلی پیدا کی اور زمانہ میں جو زبردست انقلاب پیدا کیا وہ ذوق دعا کا زبردست ثبوت ہے۔ صحابہؓ کی دعا سے الفت کی ایک ٹھوس مثال وہ بے شمار دعائیں ہیں جو روزانہ زندگی کے مختلف کاموں اور پہلوؤں کے متعلق انہوں نے تفصیلاً آنحضرت ﷺ سے سن کر یاد رکھیں اور اگلی نسلوں تک لفظاً لفظاً اس رنگ سے پہنچائیں کہ وہ کتب حدیث میں محفوظ اور مدوّن ہو کر آج سینکڑوں سال گزر جانے پر بھی ہمارے پاس موجود ہیں۔ صحابہؓ کے ذوق دعا اور ذکر الٰہی کی ایک مثال بطور نمونہ یہ ہے کہ ایک بار حضرت علیؓ کرم اللہ وجہہ سوار ہونے لگے تو بسم اللہ کہہ کر رکاب میں پاؤں رکھا۔ پشت پر پہنچے تو الحمد للہ کہا پھر یہ آیت پڑھ کر خدا تعالیٰ کی تسبیح بیان کی پھر یہ دعا کی سبحان الذی سخر لنا ھذا...... پھر تین بار الحمد للہ اور تین بار اللہ اکبر کہا اس کے بعد یہ دعا پڑھی سبحانک انی ظلمت نفسی فاغفرلی انہٗ لا یغفر الذنوب الا انت پھر حضرت علیؓ ہنس پڑے لوگوں نے ہنسنے کی وجہ پوچھی بولے ایک بار رسول اللہ ﷺ بھی اسی طرح سوار ہوئے اور اسی طرح حضور ﷺ نے دعائیں اور اذکار پڑھے اور پھر ہنس پڑے میں نے ہنسنے کی وجہ پوچھی تو فرمایا کہ جب بندہ علم و یقین کے ساتھ یہ دعا کرتا ہے تو خدا اس سے خوش ہوتا ہے۔" (ابو داؤد)

گداز دل

ذکر الٰہی کے ساتھ دل میں نرمی طبیعت میں خشیت اور آنکھوں میں آنسو لازمی ہیں۔ صحابہؓ کے دل بعد کے آنے والے خشک زاہد اور کھوکھلے صوفیوں کی طرح سخت نہ تھے بلکہ موم کی طرح نرم اور گداز تھے قرآن مجید اور آنحضرت ﷺ کے مواعظات سننے اور ذکر الٰہی اور دعا کے ساتھ ان میں رقت پیدا ہوتی تھی۔ روایت ہے کہ حضرت ابن عمرؓ جب قرآن مجید کی آیت الم یان للذین آمنو...... پڑھتے تو بے اختیار رو پڑتے تھے اور دیر تک روتے تھے۔ ایک بار انہوں نے حضرت عمرؓ کو یہ آیت پڑھتے سنا۔ فکیف اذا جئنا من کل امۃ بشھید تو اس قدر روئے کہ داڑھی اور گریبان دونوں تر ہو گئے۔ حضرت ابو بکرؓ کے متعلق حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ ابو بکرؓ بہت رونے والے شخص تھے جب قرآن پڑھتے تو آنسوؤں کو روک نہیں سکتے تھے۔ کفار مکہ نے ان کی یہ حالت دیکھی تو گھبرا گئے اور ان کو خوف پیدا ہوا کہ کہیں عورتیں اور بچے اسلام کی طرف راغب نہ ہو جائیں۔

خدا ہر چیز پر مقدم ہے

صحابہ کرامؓ کے دل میں ذکر الٰہی سے جو محبت تھی اس کا اندازہ اس امر سے ہو سکتا ہے کہ پسندیدہ سے پسندیدہ اور قیمتی سے قیمتی چیز بھی اگر صحابہ کے ذکر الٰہی اور نماز میں حارج ہوتی تو وہ ان کی نظر سے گر جاتی تھی ایک دفعہ ایک صحابی حضرت ابو طلحہؓ انصاری اپنے باغ میں نماز پڑھ رہے تھے کہ ایک چڑیا اڑتی ہوئی آئی۔ باغ بہت گھنا تھا اور درختوں کی شاخیں باہم ملی ہوئی تھیں اس لئے وہ چڑیا پھنس گئی اور نکلنے کی راہیں ڈھونڈنے لگی ابو طلحہؓ کو باغ کی شادابی اور چڑیا کی اچھل کود کا یہ منظر بہت پسند آیا اور اس کو تھوڑی دیر تک دیکھتے رہے پھر نماز کی طرف توجہ کی تو یہ یاد نہ آیا کہ کتنی رکعتیں پڑھی ہیں دل میں کہا اس باغ نے یہ فتنہ پیدا کیا فوراً رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آئے اور واقعہ بیان کرنے کے بعد کہا کہ یا رسول اللہ میں اس باغ کو صدقہ کرتا ہوں۔

ایک اور صحابیؓ اپنے باغ میں نماز پڑھ رہے تھے فصل کا زمانہ تھا دیکھا کہ درخت پھل سے لدے پڑے ہیں اس قدر فریفتہ ہوئے کہ نماز کی رکعتیں یاد نہ رہیں نماز سے فارغ ہو کر حضرت عثمانؓ کی خدمت میں آئے اور کہا کہ اس باغ کی وجہ سے میں فتنہ میں مبتلا ہو گیا اس کو اموال صدقہ میں داخل کر لیجئے۔ چنانچہ انہوں نے اس کو 50 ہزار پر فروخت کیا اس مناسبت سے اس کا نام خمسین پڑ گیا۔ (موطاء امام مالک)

جہاں محبوب سے محبوب چیز ذکر الٰہی میں حارج ہونے کی وجہ سے صحابہؓ کو ناپسند ہو جاتی تھی وہاں ذکر الٰہی کی خاطر صحابہؓ بڑے سے بڑا دکھ بھی بخوشی اٹھا لیتے تھے ایک مرتبہ ایک صحابیؓ ایک پہاڑی درہ پر پہرہ پر مامور تھے ان کے قریب ہی ان کے دوسرے ساتھی سو رہے تھے۔ اتفاقاً ایک مشرک آیا اور اس نے ان نماز پڑھنے والے صحابی پر تیر چلا کر تین تیر ان کے جسم میں لگا دیئے مگر وہ صحابیؓ برابر نماز پڑھتے رہے ان کے دوسرے ساتھی جو سو رہے تھے بیدار ہوئے اور ان کے زخموں سے خون نکلتے ہوئے دیکھ کر کہا مجھے پہلے کیوں نہ جگایا بولے کہ میں نماز میں ایک سورۃ پڑھ رہا تھا جس کو نا تمام چھوڑنا مجھے پسند نہ آیا (ابو داؤد)

صحابہ کرامؓ اگرچہ ذکر الٰہی کے دل دادہ تھے لیکن خشک صوفیوں کی طرح ان کی زندہ دلی میں کوئی فرق نہ آیا تھا۔ ادب المفرد میں جو امام بخاری کی تصنیف ہے لکھا ہے۔

کہ آنحضرت ﷺ کے صحابہ مردہ دل اور خشک مزاج نہ تھے ان کی مجلسوں میں دلچسپی کی باتیں ہوتی تھیں جاہلیت کے واقعات کے تذکرے ہوتے اور اشعار پڑھے جاتے ہاں جب کوئی خدا کا کام آجاتا تو ان کی آنکھیں پھر جاتیں اور وہ دیوانہ وار اس کام کے لئے اٹھ کھڑے ہوتے۔

صحابہ کرامؓ خوب ذکر الٰہی کرتے تھے مگر وہ عمل صالح کے مفہوم کو خوب سمجھتے تھے اور بعد کے زمانہ کے صوفیوں کی طرح ان کا ذکر الٰہی ان کے جہاد فی سبیل اللہ اور اعلائے کلمہ حق اور خدمت دین میں رکاوٹ نہیں بلکہ ممد تھا۔ وہ جہاد کے وقت مصلّوں پر بیٹھ کر ہاؤ وہو کی ضربوں میں مصروف نہیں ہو جاتے تھے بلکہ ان کی راتیں مصلّوں پر گزرتی تھیں اور ان کے دن گھوڑوں کی پشتوں پر۔

رضی اللہ عنہم۔ صلی اللہ علی النبی

نماز دُعا اور دین کا مغز ہے

قیام نماز کے متعلق حضرت مسیح موعود کے ارشادات

پرستش کی روح "انسان خدا کی پرستش کا دعویٰ کرتا ہے مگر کیا پرستش صرف بہت سے سجدوں اور رکوع اور قیام سے ہو سکتی ہے یا بہت مرتبہ تسبیح کے دانے پھیرنے والے پرستار الٰہی کہلا سکتے ہیں۔ بلکہ پرستش اس سے ہو سکتی ہے جس کو خدا کی محبت اس درجہ پر اپنی طرف کھینچے کہ اس کا اپنا وجود درمیان سے اٹھ جائے اول خدا کی ہستی پر پورا یقین ہو اور پھر خدا کے حسن و احسان پر پوری اطلاع ہو اور پھر اس سے محبت کا تعلق ایسا ہو کہ سوزش محبت ہر وقت سینہ میں موجود ہو اور یہ حالت ہر ایک دم چہرہ پر ظاہر ہو اور خدا کی عظمت دل میں ایسی ہو کہ تمام دنیا اس کی ہستی کے آگے مردہ متصور ہو اور ہر ایک خوف اسی کی ذات سے وابستہ ہو اور اسی کے درد میں لذت ہو اور اسی کی خلوت میں راحت ہو اور اس کے بغیر دل کو کسی کے ساتھ قرار نہ ہو۔ اگر ایسی حالت ہو جائے تو اس کا نام پرستش ہے۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ 51، 52)

عبادت کے دو حصے عبادت کے دو حصے تھے ایک وہ جو انسان اللہ تعالیٰ سے ڈرے جو ڈرنے کا حق ہے۔ خدا تعالیٰ کا خوف انسان کو پاکیزگی کے چشمہ کی طرف لے جاتا ہے اور اس کی روح گداز ہو کر الوہیت کی طرف بہتی ہے اور عبودیت کا حقیقی رنگ اس میں پیدا ہو جاتا ہے۔

دوسرا حصہ عبادت کا یہ ہے کہ انسان خدا سے محبت کرے جو محبت کرنے کا حق ہے..... اور دنیا کی ساری محبتوں کو فانی اور آنی سمجھ کر حقیقی محبوب اللہ تعالیٰ ہی کو قرار دیا جاوے۔ یہ دو حق ہیں جو اللہ تعالیٰ اپنی نسبت انسان سے مانگتا ہے ان دونوں قسم کے حقوق کے ادا کرنے کے لئے یوں تو ہر قسم کی عبادت اپنے اندر ایک رنگ رکھتی ہے۔ مگر (دین) نے دو مخصوص صورتیں عبادت کی اس کے لئے مقرر کی ہوئی ہیں۔

خوف اور محبت دو ایسی چیزیں ہیں کہ بظاہر ان کا جمع ہونا بھی محال نظر آتا ہے کہ ایک شخص جس سے خوف کرے اس سے محبت کیونکر کر سکتا ہے مگر اللہ تعالیٰ کا خوف اور محبت ایک الگ رنگ رکھتی ہے جس قدر انسان خدا کے خوف میں ترقی کرے گا اسی قدر محبت زیادہ ہوتی جاوے گی اور جس قدر محبت الٰہی میں ترقی کرے گا اسی قدر خدا تعالیٰ کا خوف غالب ہو کر بدیوں اور برائیوں سے نفرت دلا کر پاکیزگی کی طرف لے جائے گا۔

پس (دین) نے ان دونوں حقوق کو پورا کرنے کے لئے ایک صورت نماز کی رکھی جس میں خدا کے خوف کا پہلو رکھا ہے اور محبت کی حالت کے اظہار کے لئے حج رکھا ہے۔ خوف کے جس قدر ارکان ہیں وہ نماز کے ارکان سے بخوبی واضح ہیں کہ کس قدر تذلّل اور اقرار عبودیت اس میں موجود ہے اور حج میں محبت کے سارے ارکان پائے جاتے ہیں۔ بعض وقت شدت محبت میں کپڑے کی بھی حاجت نہیں رہتی۔ عشق بھی ایک جنون ہوتا ہے۔ کپڑوں کو سنوار کر رکھنا یہ عشق میں نہیں رہتا۔"

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 298، 299)

عبادت کی حقیقت عبادت اصل میں اس کو

باقی صفحہ 5 پر

ریاض محمود باجوہ صاحب

شذرات

اخبارات و رسائل کے مفید اور فکر انگیز اقتباسات

عصبیت کا سفر

جناب عبدالکریم عابد صاحب تحریر کرتے ہیں۔

پاکستان بنانے کا اصل محرک ہندو عصبیت کی تنگ نظری اور اس کے خلاف مسلم قومیت کی جوابی عصبیت تھی۔ اس لئے جب پاکستان بن گیا تو یہ ہماری مسلم عصبیت کی کامیابی تھی لیکن ہمارے پاس اسلامی نظام حیات کا جو مثبت اور تعمیری تصور تھا اس کا ارتقاء نہیں ہو سکا۔ قائدین کرام پاکستان بننے کے بعد بھی منفی عصبیت کی بنیاد پر اپنی دکانِ سیاست چمکانے میں لگے رہے اور جب ذہنوں کو مثبت و تعمیری نہ بنایا جائے، صرف جذبات نفرت کو سیاست کا اثاثہ بنایا جائے تو صرف ایک طرح کا تعصب ہمیشہ چل نہیں سکتا، اس کی نوعیت وقت کے ساتھ بدلتی رہتی ہے اور جب پرانے تعصب سے منفی ذہن کی تسکین نہیں ہوتی ہے تو تعصب کے نئے بت پرستش کے لئے تراش لئے جاتے ہیں۔ ہمارے ساتھ بھی یہی ہوا کہ صرف ہندو اور بھارت کے خلاف نعروں کی بنیاد پر قوم کو متحد رکھنے کی کوشش کی گئی۔ یہ اتحاد عارضی ثابت ہوا اور پرانے تعصب کی جگہ نئے تعصبات نے سر اٹھایا۔ بنگالی اور غیر بنگالی عصبیتوں کے ٹکراؤ نے ملک دولخت کیا۔ سندھی عصبیت نے اپنا رنگ دکھایا، مہاجر عصبیت اس سے بھی بڑی آفت ثابت ہوئی۔ بلوچ عصبیت کے مظہر ان کے کم عقل سردار بنے۔ ایسے ہی ایک سردار نے پسنی کے جلسے میں اپنے بیان میں کہا ہے کہ پنجابیوں کے دل کالے ہیں۔ مگر اس طرح کی باتیں کرنے والے اپنے لسانی گروہ اور اپنے علاقے کی تقدیر کو بھی سیاہ کر رہے ہیں کیونکہ عصبیت کا سفر شروع ہو جائے تو ایک جگہ نہیں تھمتا۔ بلوچستان میں لسانی عصبیت کے بعد اب قبائلی عصبیت کا کھیل شروع ہو گیا ہے، سرحد میں بھی یہ عصبیت زور پکڑتی نظر آ رہی ہے۔ آئندہ ہم خوفناک قبائلی جنگوں سے دوچار ہو سکتے ہیں۔ افغانستان میں طالبان کی عصبیت دو آتشہ ہے۔ مذہبی بھی ہے، لسانی بھی ہے اور یہ افغانستان کی حدود سے نکل کر پاکستان میں بھی فتنے ڈھائے گی۔ دوسری طرف بھی آگ برابر لگی ہوئی ہے۔ عجمی عصبیت اور شیعہ عصبیت ہم قدم ہے۔ وسط ایشیا میں تاجک، ازبک، قازق امت واحدہ نظر نہیں آتے۔ مشرقی وسطیٰ میں کرد نسل کے ترکوں، ایرانیوں کے الجھاؤ نے خطرناک شکل اختیار کرلی ہے۔ پاکستان میں لسانی عصبیتوں کے بعد اب فرقہ وارانہ عصبیتوں نے زور باندھا ہے۔ مسجدیں نمازیوں کے خون سے رنگین ہو رہی ہیں۔ مولوی کی جان محفوظ ہے نہ پروفیسر کی اور نہ جج حضرات آزادی و بے خوفی سے فرقہ وارانہ مقدمات کی سماعت کر سکتے ہیں۔ یہ صورتحال ایک دن میں تو نہیں پیدا ہوئی۔ برسہا برس سے جو عمل جاری تھا، جو ذہن بن رہا تھا، جو جماعتیں سرگرم کار تھیں، جو مدرسے چل رہے تھے، جو مولوی تقریریں کر رہے تھے ان سب کا فساد یکجا ہو گیا ہے اور اس فساد کو راہ اس لئے ملی کہ ہم نے ذہنوں کو مثبت نہیں منفی بنایا، یہ تعلیم نہیں دی کہ آپس میں ہی نہیں مخالفین سے بھی پیار کرو، بلکہ یہ سکھایا کہ بات بات پر آپس میں لڑ مرو۔ ہماری سیاست بھی اندھی محاذ آرائی تھی، ہماری ثقافت ہمیں ہر بیہودگی سکھاتی تھی لیکن جذبہ اخوت کو فروغ نہیں دیتی تھی۔ ہمارا مذہب بھی تعصبات کا مذہب بن گیا، ہماری زبان وجہ فساد ہو گئی، غرض ہر پہلو سے ہمارا وجود منفی ہوتا چلا گیا اور ہم نے صرف نفرت کرنا سیکھا، ایک دوسرے سے محبت کے رشتے اتنے کمزور ہونے لگے کہ ایک خاندان میں بھی آپس کا پیار نہیں رہا، تفرقہ کا ذہن پیدا ہو گیا، ہر جگہ ہم ایک دوسرے سے دور ہوتے چلے گئے اور اس مزاج نے ذہنوں میں تنگ نظری اور تاریکی پیدا کی اور اس تاریک ماحول میں نفرت کے علمبرداروں کو منظم ہونے اور اپنا شر پھیلانے کا موقع مل گیا۔ آج ہم اس شر کی زد میں ہیں۔ اس کا علاج ایک ہی ہے کہ اجتماعی مزاج میں تبدیلی لائی جائے۔ منفی سوچ کی جگہ مثبت سوچ اختیار کی جائے۔ تخریب کی نہیں تعمیر کی فکر ہو اور کسی سے بھی نفرت کو گناہ قرار دیا جائے اور محبت ہی کو اصل مذہب سمجھا جائے۔"

(ہفت روزہ "فرائیڈے اسپیشل" کراچی 29 جنوری تا 4 فروری 99ء)

بھیڑیوں کا راج

جناب الطاف حسن قریشی صاحب مدیر "اردو ڈائجسٹ" لاہور معاشرتی اصلاح کے لئے جہاد کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے لکھتے ہیں۔

"ہم نے گزشتہ نصف صدی میں جس ڈھٹائی سے بگاڑ پیدا کیا ہے، روحانی اور اخلاقی قدریں پامال کی ہیں، قانون کے بجائے اپنے مفادات کی حکمرانی کا جال بچھایا اور تعلیمی اداروں میں ہوس پرستوں کے غول کے غول تیار کئے ہیں، پسے ہوئے طبقات اور پسماندہ علاقوں اور صوبوں کے سیاسی اور معاشی حقوق غصب کئے ہیں، اور فوری انصاف کے حصول کا ہر دروازہ تقریباً بند کر دیا ہے تو ان حالات میں بھیڑیوں ہی کا راج قائم ہونا تھا اور اسی کی خصلتوں کو فروغ ملنا تھا۔ اب اس بگاڑ کو بناؤ میں تبدیل کرنے کے لئے بڑی مستقل مزاجی اور بالغ نظری سے جہاد کرنا ہو گا۔ ہمارے داخلی امن اور سلامتی کو سب سے بڑا خطرہ خود کار ہتھیاروں کے آزادانہ استعمال سے ہے۔ کلاشنکوف نے جرم کی شدت، رفتار اور ہیبت میں بے پناہ اضافہ کر دیا ہے۔ اس کے ایک ہی برسٹ سے چشم زدن میں بیس تیس انسان خون میں نہا جاتے ہیں۔ ملک میں انتہائی منظم اور بااثر مافیا گروہ سرگرم عمل ہیں جن کے لئے خود کار اسلحے اور اجرتی قاتلوں کا حصول بالکل آسان ہو گیا ہے۔ کرپشن اور بالادست طبقات کی پشت پناہی نے برائی اور بدامنی کے سارے راستے کھول دیئے ہیں جو فقط ریاستی طاقت سے پوری طرح بند نہیں کئے جا سکیں گے، اس کے لئے ایک توانا حکمت عملی وضع کرنا ہو گی۔"

("اردو ڈائجسٹ" لاہور فروری 99ء ص 17-18)

تہذیبی ماحول

جناب الطاف حسن قریشی صاحب لکھتے ہیں۔

"آج ہم جس تہذیبی ماحول میں سانس لے رہے ہیں، وہاں ہمارے ذوق طمانیت کو فنا کر دینے والی ہر شئے موجود ہے۔ ٹی وی کھولئے تو نفس کی آگ بھڑکانے والے مناظر اور مکالمے آپ کا خیر مقدم کریں گے۔ اخبارات پڑھئے تو دل ڈوبنے لگتا ہے۔ بازاروں میں جائیے تو خواہشات کے آوارہ کتے آپ کی طرف لپکتے ہیں۔ تعلیمی اداروں میں زیادہ تر مادی رجحانات کے چرچے ہیں۔ سیاسی جماعتوں نے اقتدار کی قربان گاہ پر جان و دل بھینٹ چڑھا دیئے ہیں۔ صنعت و حرفت ہو یا تجارتی کاروبار، قناعت کہیں دکھائی نہیں دیتی۔ دینی درسگاہوں میں بھی روح کی نشوونما دشوار تر ہوتی جا رہی ہے۔ ماحول کی آلودگی اب روح کے اندر اترتی جا رہی ہے اور وہ اخلاقی بنیادیں ہل چکی ہیں جن پر اسلامی تہذیب و تمدن کی عمارت اٹھی تھی اور جس کی حفاظت اور فروغ کے لئے ہم نے پاکستان حاصل کیا تھا۔ پاکستان کے روحانی تجربے سے ہم پوری بنی نوع انسان کو اخوت، سلامتی اور امن کا حقیقی پیغام دینا چاہتے تھے کہ امت وسط ہونے کی حیثیت سے یہ ہماری ذمہ داری تھی اور توحید کا خالص تصور اسلام کے سوا اور کہیں بھی موجود نہیں تھا۔ مگر ہم دوسروں کو روشنی کیا دکھائیں کہ ہمارے اپنے اعمال کی دنیا میں بڑا اندھیرا ہے۔ سب کچھ ہوتے ہوئے، ہم کچھ بھی نہیں ہیں کہ ہم نے ڈالروں کے عوض اپنی خودی بیچ دی ہے۔"

("اردو ڈائجسٹ" لاہور فروری 99ء ص 19-20)

قائداعظمؒ کا پیغام

مدیر اعلیٰ ماہنامہ "حکایت" لاہور جناب عنایت اللہ صاحب اپنے ایک اداریہ میں تحریر فرماتے ہیں۔

"قائداعظمؒ نے آنحضورؐ کا یہی پیغام قوم کو دیا تھا کہ ہمارا اللہ ایک، رسول ایک، قرآن ایک اور ملک ایک ہے، کوئی بلوچی، سندھی، پنجابی، بنگالی اور پٹھان نہیں..... ہمارے حکمران قائداعظمؒ کا یہ پیغام اپنے بیانات میں دہراتے آ رہے ہیں لیکن انہوں نے اور دیگر تمام سیاسی لیڈروں اور علماء نے قوم کو امت رہنے ہی نہیں دیا۔ انہیں بلوچی، سندھی، پنجابی اور پٹھان بنا کر ان میں صوبائی عصبیت پیدا کر دی ہے اور علماء دین نے لوگوں کو فرقوں میں بانٹ کر ایک دوسرے کا دشمن بنا دیا ہے۔ جاگیرداروں اور ارب پتی کارخانہ داروں نے قوم کو اپنی رعایا بنا لیا ہے۔

جو علماء دین رسول اللہ ﷺ کی حکم عدولی بڑی ڈھٹائی سے کر رہے ہیں ان کی نظروں میں قائداعظمؒ کی کوئی وقعت ہو ہی نہیں سکتی۔ اس ذہنیت کے باوجود یہ بزعم خویش علماء دین اپنی تقریروں اور خطبوں میں آنحضور ﷺ کے اور قائداعظمؒ کے حوالے دیتے ہیں۔

قائداعظمؒ نے اپریل 1948ء میں گورنر جنرل کی حیثیت سے سرحد کے دورے کے دوران ایڈورڈ کالج پشاور میں ایک خطاب میں کہا تھا۔

"حکومت کوئی غلط کام کرے تو بے خوفی سے تنقید کریں"

ہم نے قائداعظمؒ کا یہ فرمان اخباروں میں چوکٹھوں میں چھپا ہوا کئی بار پڑھا ہے اور حکمرانوں کے پیغامات میں بھی۔ یہ دراصل اسلامی حکومت کے بنیادی اصولوں میں سے ایک ہے جس پر خلفائے راشدین، خصوصاً حضرت عمرؓ بڑی سختی سے کاربند رہے تھے۔

آج حکومت کی غلط کاریوں پر تنقید کر کے تو دیکھیں۔ ہمارے حکمرانوں کا اصول ہے۔ "بے خوفی سے مدح سرائی کریں" ثواب دارین کی پرواہ نہ کریں، نقد ثواب ملے گا۔ جنت میں ایک انچ بھی جگہ ملے گی یا نہیں، یہ اگلے جہان کا معاملہ ہے، اس دنیا میں وسیع و عریض پلاٹ ملے گا۔

ہماری استدعا یہ ہے کہ بکھرے ہوئے بے مایہ عوام کو ایک فاتح قوم بنانے والے اور اس قوم کی ایک آزاد اسلامی مملکت کے بانی قائداعظمؒ کی روح کو اذیتیں نہ دیں۔ یہ ہماری سیاسی اور دینی قیادت کا گناہ ہے جس کی سزا قوم کو مل رہی ہے۔"

(ماہنامہ "حکایت" لاہور جنوری 99ء)

بقیہ صفحہ 4

کہتے ہیں کہ انسان ہر قسم کی قساوت کجی کو دور کر کے دل کی زمین کو ایسا صاف بنا دے۔ جیسے زمیندار زمین کو صاف کرتا ہے۔ عرب کہتے ہیں۔ مورٌ معبّد جیسے سرمہ کو باریک کر کے آنکھوں میں ڈالنے کے قابل بنا لیتے ہیں۔ اسی طرح جب دل کی زمین میں کوئی کنکر پتھر ناہموار نہ رہے اور ایسی صاف ہو کہ گویا روح ہی روح ہو اس کا نام عبادت ہے۔ چنانچہ اگر یہ درستی اور صفائی آئینہ کی کی جاوے تو اس میں شکل نظر آ جاتی ہے اور اگر زمین کی کی جاوے تو اس میں انواع و اقسام کے پھل پیدا ہو جاتے ہیں۔ پس انسان جو عبادت کے لئے پیدا کیا گیا ہے اگر دل صاف کرے اور اس میں کسی قسم کی کجی اور ناہمواری کنکر پتھر نہ رہنے دے تو اس میں خدا نظر آئے گا۔"

(ملفوظات جلد 2 صفحہ 65)

سید ظہور احمد شاہ صاحب

ناخالص اور ملاوٹ شدہ خوراک کے نقصانات

آج کل ماحولیات کے متعلق بڑی لے دے ہو رہی ہے اور دنیا کی بعض مشکلات کی وجہ ماحولیات کی خرابی کو ہی قرار دیا جا رہا ہے۔ اگرچہ اس میں کوئی شک نہیں کہ تیل جلانے والی ٹرانسپورٹ سے نکلنے والے دھوئیں، کارخانوں سے خارج ہونے والے زہریلے مادوں، زرعی فصلوں پر سپرے کی جانے والی زہروں اور اسی قسم کے دیگر ماحول کو خراب کرنے والے کاموں سے اس کرۂ ارض پر رہنے والے انسانوں کی زندگی واقعی اجیرن ہو رہی ہے۔ اس کی اصلاح کے لئے ہر ملک میں کی جانے والی کوششوں کے باوجود صورت حال کسی طرح پر بہتر ہونے میں نہیں آرہی اور نتیجہ کے طور پر ہر قسم کی بیماریاں جن میں دمہ اور کینسر وغیرہ شامل ہیں، بڑھتی ہی چلی جا رہی ہیں۔ مگر اس سے زیادہ نہیں تو اس کے برابر انسانی صحت کو نقصان پہنچانے والے عنصر یعنی خوراک پر کسی قسم کی سنجیدہ توجہ نہیں دی جا رہی۔ حالانکہ معدے کی تمام بیماریاں خراب خوراک سے ہی پیدا ہوتی ہیں۔ گردوں اور جگر کی بیماریوں کی اصل وجہ بھی وہ خراب اور ناخالص خوراک ہوتی ہے جو ہم روزانہ لاعلمی میں یا جانتے ہوئے بھی کھاتے ہیں یا کھانے پر مجبور ہوتے ہیں۔ مارکیٹ میں ہر چیز نمبر دو (ناقص) فروخت ہو رہی ہے اور کہا جاتا ہے کہ مرغی کے انڈے کے سوائی زمانہ کوئی چیز خالص نہیں مل سکتی۔ لیکن سوچنے والی بات یہ بھی ہے کہ انڈا بھی تو اسی خوراک سے بنتا ہے جو مرغیوں کو کھلائی جاتی ہے اور اگر مرغیوں کو بھی ناقص خوراک کھلائی جائے تو اس کا اثر انڈے پر بھی ضرور ہوتا ہوگا۔

بہرحال یہ تو ایک جملہ معترضہ تھا۔ اصل مقصد کہنے کا یہ ہے کہ آج کل جو ہر دوسرا شخص معدے اور جگر کی امراض میں مبتلا ہے اس کی وجہ خالص اور صحت مند خوراک کا نہ ملنا ہے۔ آٹا جو کہ ہر امیر غریب کی بنیادی ضرورت ہے اس میں سے میدہ اور سوجی وغیرہ پہلے ہی نکال لئے جاتے ہیں۔ بعض سبزیوں پر موسم گرما میں زہروں کا سپرے نقصان دہ کیڑوں مکوڑوں کو تلف کرنے کے لئے کیا جاتا ہے اور ان کا اثر بہرحال تھوڑی بہت مقدار میں آخر تک سبزیوں میں موجود رہتا ہے جو کہ انسانی صحت کے لئے مضر ہوتا ہے۔

بے شمار بیمار اور از کار رفتہ جانوروں کو ذبح کر کے ان کا گوشت فروخت کیا جاتا ہے۔ جس سے کسی قسم کی توانائی حاصل ہونے کی بجائے بیماریاں ملتی ہیں۔

سالن بنانے کے لئے مصالحہ جات کا استعمال تو مہنگائی کی وجہ سے غریب آدمی ویسے ہی ترک کر چکا ہے لیکن سرخ مرچ تو بہرحال استعمال کرنی پڑتی ہے۔ تھوڑی یا زیادہ۔ اور بعض مصالحہ پیسنے والے ان میں سرخ اینٹیں تک پیس کر شامل کر دیتے ہیں۔

سالن تیار کرنے کے لئے آخری عنصر جو ہے وہ گھی ہے۔ اس کے متعلق تو کچھ نہ ہی کہا جائے تو بہتر ہے۔

پاکستان سٹینڈرڈز انسٹی ٹیوٹ (P.S.I) نے قوانین اور سٹینڈرڈ مقرر کئے ہوئے ہیں لیکن گھی بنانے والے کارخانے ان پر کم ہی توجہ دیتے ہیں۔ برانڈ نیم سے بیچنے والے تو شائد اس کا کچھ دھیان رکھتے ہوں لیکن وہ ہیں کتنے۔ اندازہ لگایا گیا ہے کہ 70 فیصد خوردنی تیل اور گھی بغیر کسی برانڈ نام کے فروخت کیا جاتا ہے جس سے ایسے اداروں کا پتہ لگانا مشکل ہوتا ہے اور یہ 70 فیصد گھی اور تیل عموماً صحت کے لئے نقصان دہ ہوتا ہے اور یہ سارا عمل اور کاروبار حکومت کے کارندوں کی ملی بھگت سے کیا جاتا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ اس قسم کے تیل اور گھی سے بہت ساری بیماریاں پھیل رہی ہیں جن میں سرفہرست دل کی بیماریاں ہیں۔ ایسا گھی اور تیل استعمال کرنے سے خون میں کولیسٹرول بڑھ جاتا ہے جس کے نتیجہ میں دل کی بیماریاں ہوتی ہیں۔ دل کی بیماریوں کے علاوہ ہائی بلڈ پریشر، پیٹ کی بیماریاں، دمہ، گردوں کی بیماریاں ایسے گھی اور تیل ہی کی مرہون منت ہوتی ہیں۔

ہمارے ملک میں لوگ ایسی خوراک کو پسند کرتے ہیں جن میں گھی کا وافر استعمال کیا گیا ہو مثلاً پراٹھے، حلوہ پوری، قورمہ، بریانی وغیرہ یہ لوگ ایسی خوراک کھاتے وقت بھول جاتے ہیں کہ ان میں جس قسم کا گھی استعمال کیا جاتا ہے وہ ان کے خون میں شامل ہو کر توانائی پیدا کرنے کے ساتھ ساتھ بیماریاں بھی پیدا کرتا ہے اس کا حل ایک ہی ہے کہ ایسی خوراک سے اجتناب کیا جائے اور کھانوں میں ایسا گھی کم سے کم استعمال کیا جائے۔

پاکستان ہر سال تقریباً پندرہ لاکھ ٹن خوردنی تیل درآمد کرتا ہے جو پام آئل سویابین آئل اور سورج مکھی کے تیل پر مشتمل ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ ملک میں بنولے کا تیل اور سرسوں کینولا اور اب کچھ سورج مکھی کا تیل بھی تیار کیا جاتا ہے۔ گھی، بیچنے والے ادارے صاف کئے بغیر ملکی اور غیر ملکی تیلوں کو ملا کر ڈبوں اور ٹینوں میں بھر دیتے ہیں۔ حالانکہ اس تیل کو کھانے کے قابل بنانے کے لئے مزید صاف کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ اور ان میں موجود ملاوٹوں کو علیحدہ کیا جانا چاہئے۔ تیل کو صاف کرنے والی مشینری بہت کم اداروں کے پاس ہے اس لئے 70 فیصد گھی اور تیل بغیر صاف کئے فروخت کر دیا جاتا ہے۔ حالانکہ ایسے قوانین موجود ہیں جن کی رو سے کوئی ایسا ملاوٹ والا تیل مارکیٹ میں فروخت نہیں کیا جا سکتا جو پہلے سے مقرر کردہ سٹینڈرڈز اور طریق کے مطابق صاف نہ کیا گیا ہو۔ اس کے علاوہ یہ بھی ضروری ہے کہ بنانے والے ادارے کا نام اور برانڈ نام واضح طور پر ڈبے یا ٹین پر لکھا گیا ہو لیکن اس 70 فیصد گھی کے سلسلے میں ان قوانین پر کبھی عمل نہیں کیا جاتا اور کسی کو اس بات کی پرواہ نہیں ہوتی کہ ایسا کرنے سے قومی صحت کو کتنا نقصان پہنچ سکتا ہے۔

بناسپتی گھی بنانے کے لئے تیل میں سے ہائیڈروجن گیس "نِکل" دھات کی موجودگی میں گزاری جاتی ہے۔ لیکن یہ بھی ضروری ہے کہ بناسپتی گھی بنانے کے بعد اس کو "نِکل" سے مکمل طور پر پاک کیا جائے کیونکہ "نِکل" میں ایسے اجزاء موجود ہوتے ہیں جو صحت کے لئے مضر ہوتے ہیں۔ اگر نِکل کو نکالنے کا عمل پوری طرح سے نہ کیا جائے تو بہت ساری پیچیدگیاں پیدا ہو سکتی ہیں جن میں اندھاپن بھی شامل ہے۔

اس ساری صورت حال کو بہتر بنانے کے لئے اگرچہ اولین ذمہ داری حکومت کی ہوتی ہے لیکن استعمال کرنے والوں کا بھی فرض ہے کہ وہ گھی خریدتے وقت تھوڑے فائدے کی بجائے اپنے خاندان کی صحت کا خیال کریں۔ اور اچھے ثقہ کارخانوں کا تیار شدہ تیل اور گھی استعمال کریں۔ جس سے وہ بعد میں بہت ساری بیماریوں اور ان کے علاج میں ہونے والے خرچہ سے بچ سکتے ہیں۔

تعارف

ادّھی گل

نام کتاب: ادّھی گل
شاعر: طاہر عارف
ناشر: ڈاکٹر طیب عارف ٹرسٹ۔ سرگودھا
صفحات: 111
قیمت: درج نہیں۔

مکرم طاہر عارف صاحب کا یہ پنجابی کا مجموعہ کلام ہے۔ اس سے قبل انہوں نے روتے روتے کے نام سے ایسے ہی جذبات پر مبنی اردو کلام شائع کیا تھا۔ یہ نظمیں ان کے ایک ذاتی غم کا شاعرانہ اظہار ہے۔ ان کا جواں سال بھائی ڈاکٹر طیب عارف کار کے حادثے میں وفات پا گیا۔ اس وقت ان کی والدہ بستر مرگ پر تھیں دو ہفتے کے بعد وہ بھی چل بسیں۔ یہ حادثات شاعری زندگی کا ناقابل فراموش باب بن گئے۔

طاہر عارف کے کمال فن کی خوبی یہ ہے کہ انہوں نے اپنے ذاتی غم کو آفاقی بنا دیا ہے۔ پنجابی زبان کی وسعت کا اندازہ ان کے اس مجموعہ کلام سے ہو رہا ہے۔ اسی کمال فن نے ان کے غم کو آفاقیت عطا کر دی ہے۔ ان کے غم کی گہرائی کا اندازہ کریں لکھتے ہیں۔

کہندے نے ویلا اے مرہم
وقت ای اَگّے ٹُریا نئیں

اس بات کا ذکر اس لئے آیا کہ طیب عارف کی وفات کا سانحہ 1983ء میں پیش آیا تھا۔ اور اس کتاب کی اشاعت پر اس بات کو پندرہ سال گزر چکے ہیں۔ مگر شاعر کی نزاکت فن ملاحظہ ہو کس سادگی سے کتنی بڑی بات کہہ دی کہ

وقت ای اَگّے ٹُریا نئیں

طاہر عارف نے اس مجموعے کے ذریعے کئی خوبصورت شعر پنجابی زبان کو دیئے ہیں۔

غش کھا کے سورج ڈِگّا سی
فیر اجے تک چڑھیا نئیں
طاہر ٹردے نیں سورج دی نال تے میرے
چڑھدے آندے نیں ہرپاسے توں نھیرے وی

(ا-س-ش)

شہری خبریں

نمائندہ خصوصی

کڈز وزڈم ہاؤس (پری سکول) کا
دوسرا سالانہ کتاب میلہ

نرسری سکول کڈز وزڈم ہاؤس دارالبرکات ربوہ نے اپنا دوسرا سالانہ کتاب میلہ 18 سے 26 مارچ 1999ء کو منعقد کیا۔ جس میں اب مزید اپریل کے پہلے ہفتے تک توسیع کر دی گئی۔ یہ کتاب میلہ بچوں کی کتب پر مشتمل ہے۔ اس میں مختلف عناوین کے تحت بچوں کی سینکڑوں کتب جمع کی گئی ہیں۔ کتب کو الگ الگ عنوانات کے تحت رکھا گیا ہے۔ جن میں مذہب، سائنس، کہانیاں، تاریخ، صحت و نفسیات، کھیل، سکول بکس، اور بچوں کے کپڑوں کے ڈیزائن کی کتب کے عنوانات شامل ہیں۔ اس کتاب میلہ میں ملک کے مشہور و معروف طباعتی اداروں کی کتب شامل ہیں۔ جن اداروں کی کتب یہاں رکھی گئی ہیں ان میں نیشنل بک فاؤنڈیشن، اردو سائنس بورڈ، فیروز سنز، ہمدرد، شیخ غلام علی اینڈ سنز، مقبول اکیڈمی، چلڈرن قرآن سوسائٹی، منصور بک ہاؤس، الریاض پبلی کیشنز، نظارت اشاعت ربوہ، احمد اکیڈمی ربوہ اور لجنہ اماء اللہ کراچی شامل ہیں۔

گزشتہ سال اس ادارے نے پہلے کتاب میلہ کا اہتمام کیا۔ اس سال یہ دوسرا کتاب میلہ ہے۔ سال گزشتہ کی طرح اس سال بھی کتاب میلہ کو بہت سراہا گیا ہے۔ اس ادارے کا عزم ہے کہ یہ کتاب میلہ ہر سال لگایا جائے گا۔ کڈز وزڈم ہاؤس (پری سکول) کی پرنسپل مکرمہ امۃ القدوس صاحبہ ہیں اور اس کتاب میلہ کے منتظم ان کے خاوند مکرم عطاء الرحمان محمود صاحب ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی کوششوں میں برکت دے اور اس مفید اور معلوماتی کوشش کو کامیاب بنائے۔ بلاشبہ یہ کتاب میلہ بچوں میں کتب کی محبت پیدا کرنے اور مطالعہ کے شوق کو بڑھانے کا موجب ہے۔ اللھم زد فزد۔

اطلاعات و اعلانات

نکاح

مکرم خالد عمران صاحب کارکن عملہ حفاظت خاص زعیم خدام الاحمدیہ دارالنصر غربی ربوہ ابن مکرم محمد صادق صاحب کا نکاح ہمراہ عزیزہ مکرمہ عالیہ رانی صاحبہ بنت مکرم مشتاق احمد صاحب چک نمبر L-15/101 تحصیل میاں چنوں ضلع خانیوال مورخہ 23- مارچ 1999ء کو بیت مبارک ربوہ میں محترم چوہدری مبارک مصلح الدین احمد صاحب وکیل المال ثانی تحریک جدید نے 50 ہزار روپے حق مہر پر پڑھا اور دعا کرائی-

احباب کرام سے درخواست ہے کہ دعا کریں اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر جہت سے مبارک کرے اور اپنے فضلوں اور رحمتوں کا موجب بنائے آمین-

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

زیارت ربوہ واقفین نو
حلقہ نڑوالا ضلع فیصل آباد

مورخہ 3- اپریل بروز ہفتہ واقفین نو حلقہ نڑوالا ضلع فیصل آباد کے واقفین نو مکرم عبدالستار صاحب مربی سلسلہ اور مکرم برکات احمد خاں صاحب سیکرٹری وقف نو حلقہ نڑوالا کے ہمراہ ربوہ پہنچے اس وفد میں حلقہ بھر کی جماعتوں کے 14 واقفین نو اور 11 والدین و دیگر احباب شامل ہوئے-

بچوں اور خواتین نے دفاتر لجنہ اماء اللہ پاکستان کا دورہ کیا محترمہ صاحبزادی امتہ القدوس بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ اور مکرمہ عائشہ امینہ صاحبہ نائب صدر اور مکرم بشریٰ بشارت صاحبہ سیکرٹری تعلیم لجنہ اماء اللہ نے بچوں کا جائزہ لیا اور قیمتی نصائح کیں- شعبہ سمعی بصری ایم ٹی اے کے تعاون سے وفد کا ایک علمی پروگرام بھی ریکارڈ کیا گیا اس کے علاوہ وفد کے ارکان کی ملاقات مکرم مبارک احمد صاحب خالد مینجر رسالہ خالد و تشحیذ سے بھی کروائی گئی- مکرمہ ڈاکٹر بشریٰ ناہید صاحبہ ایاز کلینک رحمت بازار ربوہ نے بچوں اور خواتین کا فری طبی معائنہ کیا-

مورخہ 4- اپریل کو وفد ربوہ کی حسین یادیں لئے واپس روانہ ہوا- روانگی سے قبل مکرم چوہدری ولی محمد صاحب امیر حلقہ نے دعا کروائی-

(وکالت وقف نو)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

زیارت ربوہ واقفین نو
99 شمالی ضلع سرگودھا

مورخہ 25- مارچ بروز جمعرات 99 شمالی ضلع سرگودھا کے واقفین نو کا ایک وفد مکرم احسان اللہ مانگٹ صاحب مربی سلسلہ کے ہمراہ ربوہ پہنچا اس وفد میں 9 واقفین نو کے علاوہ 4 دیگر اطفال و ناصرات اور 12 والدین و دیگر احباب نے شرکت کی- وفد نے اپنے قیام کے دوران بہشتی مقبرہ میں خلفائے احمدیت و دیگر بزرگان سلسلہ کی قبروں پر دعا کی بعد ازاں بیت مبارک دفاتر صدر انجمن احمدیہ دفتر وقف نو خلافت لائبریری- دفاتر لجنہ اماء اللہ کا دورہ کیا-

وفد کی ربوہ میں مکرم میر مسعود احمد صاحب' مکرم حبیب الرحمان صاحب زیروی انچارج خلافت لائبریری سے ملاقات کروائی گئی- وفد محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ 99 شمالی کے ساتھ دفتر لجنہ میں محترمہ عائشہ امینہ صاحبہ نائب صدر محترمہ طیبہ خانم صاحبہ سیکرٹری اصلاح و ارشاد' محترمہ بشریٰ بشارت صاحبہ سیکرٹری تعلیم سے ملا انہوں نے بچوں اور وفد میں شامل مستورات کو نصائح سے نوازا مکرم ڈاکٹر بشریٰ ناہید صاحبہ ایاز کلینک رحمت بازار نے بچوں اور ماؤں کا فری طبی معائنہ کیا-

مورخہ 26- مارچ کو وفد ربوہ کی حسین یادیں لئے واپس روانہ ہوا-

(وکالت وقف نو)

سانحہ ارتحال

محترمہ زینب بی بی صاحبہ زوجہ مکرم عبدالستار خان صاحب مرحوم آف ڈیرہ غازی خان سابق کارکن جامعہ احمدیہ محلہ دارالشکر بعمر 75 سال بقضائے الٰہی مورخہ 99-4-2 جمعۃ المبارک رات 11 بجے شب وفات پا گئیں-

مرحومہ جماعت اور سلسلہ کی شیدائی تھیں بیت المہدی میں 99-4-3 کو بعد از نماز ظہر نماز جنازہ ادا کی گئی اور عام قبرستان میں تدفین عمل میں آئی محترم مولانا ناصر الدین شاہد صاحب مربی سلسلہ نے دعا کرائی- مرحومہ مکرم مولانا محمد الدین صاحب شاہد مربی سلسلہ (سندھ ہومیو کلینک) ماسٹر عبدالجبار صاحب اور مکرم بشیر احمد سیفی صاحب مینجر یو- بی- ایل ربوہ کی ہمشیرہ تھیں-

مرحومہ کی بلندی درجات اور مغفرت کے لئے احباب جماعت سے درخواست دعا ہے-

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ضرورت انسپکٹران

نظامت مال وقف جدید کو انسپکٹران کی اسامیوں کے لئے خدمت کا جذبہ رکھنے والے میٹرک پاس احباب کی درخواستیں مطلوب ہیں-

درخواست امیر صاحب / صدر صاحب کی تصدیق کے ساتھ مع تعلیمی سرٹیفکیٹ اور شناختی کارڈ کی فوٹو کاپی مورخہ 20- اپریل 99ء تک بھجوا دیں-

(ناظم مال وقف جدید- ربوہ)

موصیان کرام

جو جائیداد فروخت کر دی جائے تو طریق یہی ہے کہ اس پر حصہ جائیداد ساتھ ہی ادا ہو یا پھر باقاعدہ مجلس کارپرداز سے ادائیگی کے لئے مہلت حاصل کی جائے-

(سیکرٹری مجلس کارپرداز)

مطالعہ کتب خدام

○ ماہ اپریل 99ء میں خدام کے مطالعہ کے لئے حضرت مسیح موعود کی کتاب "برکات الدعا" مقرر کی گئی ہے- خدام کثرت سے اس کا مطالعہ کریں- ناظمین تعلیم اور قائدین سے یاددہانی اور نگرانی کی درخواست ہے- (مہتمم تعلیم)

مجلس موصیان

○ مجلس موصیان اس بات کا اہتمام کرے گی کہ ہر موصی دو ایسے دوستوں کو قرآن کریم پڑھائے جو قرآن کریم پڑھے ہوئے نہیں-

(سیکرٹری مجلس کارپرداز)

کفالت یتامیٰ

اللہ تعالیٰ کے بے شمار فضلوں کو جذب کرنے کا ایک یقینی ذریعہ

ا- جنوری 1991ء میں ہمارے پیارے آقا نے جوبلی منصوبہ کے تحت کفالت یتامیٰ کی ایک نہایت مبارک تحریک جاری فرمائی جس میں مخلصین نے نہایت بشاشت کے ساتھ حصہ لیا اور آج خدا تعالیٰ کے فضل سے 300 گھرانوں کے ایک ہزار سے زائد مستحق یتامیٰ کی بطریق احسن کفالت کی جارہی ہے-

اس مبارک تحریک میں کوئی بھی دوست حسب حیثیت رقم مقرر کر کے کسی بھی وقت شامل ہو سکتے ہیں- اس وقت مستحق یتیم بچوں پر عمر اور تعلیم کی ضروریات کے لحاظ سے چار صد روپے سے ایک ہزار روپے تک ماہوار خرچ کا اندازہ ہے- آپ اپنی خواہش اور مالی وسعت کے لحاظ سے جو رقم بھی باقاعدہ مقرر کرنا چاہیں کمیٹی کو اس کی اطلاع کر دیں اور اپنی رقوم "امانت کفالت یکصد یتامیٰ" خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں براہ راست یا مقامی انتظام جماعت کی وساطت سے جمع کرانا شروع کر دیں-

یاد رہے کہ یتامیٰ کی کفالت کرنے والوں کے لئے بروز قیامت عظیم الشان شفاعت کی خوش خبری دی گئی ہے-

اب جبکہ اس مبارک تحریک میں آغاز سے حصہ لینے والے مخلصین کے اسماء گرامی مستقل طور پر محفوظ کئے جارہے ہیں سب احباب جماعت کے لئے یہ ایک اچھا موقع ہے کہ-

(ا) اگر وہ اس تحریک کی ابتداء سے حصہ نہیں لے سکے تھے اور بعد میں کسی وقت اس کی طرف توجہ یا توفیق ہوئی تو ایسے احباب کے لئے اب بھی گنجائش موجود ہے کہ وہ تحریک کے آغاز جنوری 1991ء سے قربانی کرنے والوں میں شامل ہو سکتے ہیں اور جتنا عرصہ جنوری 1991ء سے بنے اس کی ادائیگی یکمشت کر سکتے ہیں تاکہ اس تحریک کے آغاز سے قربانی کرنے والوں کے گروہ میں شامل ہو سکیں-

(ب) جو دوست ابھی تک اس تحریک میں شمولیت کی سعادت نہیں پا سکے ان سے اولاً گزارش ہے کہ اس نیک اور بابرکت تحریک میں اپنی حیثیت کے مطابق شرکت فرماویں- نیز یہ کہ ایسے نئے شامل ہونے والے احباب کے لئے بھی جنوری 1991ء سے اپنی قربانی کا آغاز کرنے کی گنجائش موجود ہے تاکہ وہ بھی ابتداء سے ہی اجر کے مستحق ٹھہریں-

(ج) نیز احباب کی آگاہی کے لئے یہ بھی اعلان کیا جاتا ہے کہ حضرت صاحب نے ایسے احباب کو بھی ادائیگی کی اجازت عطا فرمائی ہے جو گاہے گاہے کوئی رقم مقرر کئے بغیر کچھ نہ کچھ اس مد "کفالت یکصد یتامیٰ" میں مقامی انتظام جماعت کے ذریعہ حسب منشاء جمع کرانا چاہتے ہیں-

مستحق یتامیٰ یا ان کے ورثاء توجہ فرماویں

حضرت صاحب کے ارشاد کے ماتحت امانت "کفالت یکصد یتامیٰ" سے ایسے مستحق یتامیٰ کو وظائف دینے کا انتظام ہے جو اپنی پرورش، تعلیم اور مستقبل کی اٹھان کے لئے سلسلہ کی طرف سے مدد لینے کے خواہاں ہوں ایسے بچوں کی والدہ یا ورثاء یتامیٰ کمیٹی کو اطلاع دیں تا ان کے لئے وظائف کا انتظام کیا جا سکے-

امراء اضلاع و مربیان کرام کی خدمت میں بھی گذارش ہے کہ جماعت میں سے ایسے گھرانوں کی نشان دہی کر کے یتامیٰ کمیٹی کا ہاتھ بٹائیں تا ان کی مدد کا مستقل انتظام کیا جا سکے-

(سیکرٹری کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ دارالضیافت ربوہ)

خبریں قومی اخبارات سے

ربوہ: 9- اپریل۔ گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں
کم سے کم درجہ حرارت 23 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 36 درجے سنٹی گریڈ
10- اپریل۔ غروب آفتاب۔ 6-37
11- اپریل۔ طلوع فجر۔ 4-19
11- اپریل۔ طلوع آفتاب 5-43

عالمی خبریں

انڈونیشیا کے مذہبی فسادات

انڈونیشیا کے مذہبی فسادات میں شدت پیدا ہو گئی ہے۔ مزید 40- افراد ہلاک ہو گئے۔ جکارتہ کے شمال میں سنگاوانگ کے علاقے میں سیکیورٹی فورسز اور فسادیوں کے مابین جھڑپوں میں تیرہ افراد ہلاک ہو گئے۔ یہ افراد پولیس کی حراست سے اپنے 100 قیدی ساتھیوں کو چھڑانا چاہتے تھے۔

انتخابات میں کامیابی کا دعویٰ

ترکی کی اسلام پسند پارٹی فضیلت نے دعویٰ کیا ہے کہ وہ 18- اپریل کو ہونے والے پارلیمانی انتخابات میں بھاری کامیابی حاصل کرے گی اور سیکولر پارٹیوں کو شکست دے کر آئین کو تبدیل کر دے گی۔ جس میں مذہب اور سیاست کو جدا جدا کیا گیا ہے اور فوج کو ملکی سیاست میں اہم کردار دیا گیا ہے۔

نیٹو کے حملوں کا تیسرا ہفتہ

یوگوسلاویہ میں سربوں کے خلاف نیٹو کے فضائی حملے تیسرے ہفتے میں داخل ہو گئے ہیں۔ گذشتہ روز نیٹو کے طیاروں نے ایک دن میں 400 پروازیں کیں اور 28 ٹھکانوں پر حملے کئے۔ تازہ حملوں میں 20 شہری ہلاک ہو گئے۔ فوجی عمارتوں کو شدید نقصان پہنچا۔ امریکہ کا ایک جاسوسی طیارہ جو بغیر پائلٹ کے تھا تباہ ہو گیا۔

سرحد بند کردی

یوگوسلاویہ نے اپنی سرحد بند کر کے مسلمانوں کو پناہ حاصل کرنے کے لئے دوسرے ملکوں میں جانے سے روک دیا۔ نیٹو کے سیکرٹری جنرل نے بتایا ہے کہ اس بات کے شواہد ملے ہیں کہ سرب فوج پولیس اور پیرا ملٹری پولیس مسلمانوں کے خلاف اپنی کارروائیاں جاری رکھے ہوئے ہے تاہم اب سربوں نے مسلمانوں کو سرحدوں کی طرف دھکیلنے کا سلسلہ بند کر دیا ہے۔ خطرہ ہے کہ وہ مسلمانوں کو ان حملوں کے خلاف انسانی ڈھال کے طور پر استعمال کریں گے۔

پرسٹینا اجڑ گیا

کوسووو کا دارالحکومت پرسٹینا نیٹو کی بمباری اور مسلمانوں کے شہر چھوڑ کر چلے جانے کے بعد اجڑ گیا ہے اڑھائی لاکھ آبادی والے شہر کی سڑکیں سنسان ہیں۔ شہر میں صرف کوے اور کتے دکھائی دیتے ہیں۔

حکومت بچانے کی کوششیں

بھارتی حکومت کو بچانے کی کوشش میں بی جے پی کے دو رہنما ناراض حلیف جے للیتا کو منانے کے لئے مدراس پہنچ گئے ہیں۔ سمتا پارٹی نے عدم اعتماد کی تیاریاں کر لی ہیں۔

الجزائر میں مزید 19- قتل

الجزائر میں سات سال سے جاری خانہ جنگی کی کیفیت میں فوج نے مزید 19- عسکریت پسند مسلمانوں کو قتل کر دیا ہے۔ مرنے والوں میں اسلامی مزاحمتی گروپ کے ایک سرکردہ رہنما عبدالقدیر رحمانی بھی شامل ہیں۔

کلنٹن کا سخت موقف

امریکہ کے صدر کلنٹن چین میں انسانی حقوق کے معاملے پر سخت موقف اختیار کریں یہ مطالبہ چین میں انسانی حقوق کی تنظیموں نے کیا ہے۔ ان تنظیموں نے چین میں قید 144- افراد کی ایک فہرست بھی جاری کی ہے۔

ملکی خبریں

کوئی کسی کو دائرہ اسلام سے خارج نہیں کر سکتا

وزیراعظم نواز شریف کی طرف سے تشکیل دی گئی علماء کمیٹی نے کفر کے فتووں پر پابندی کی سفارش کرتے ہوئے کہا ہے کہ کوئی کسی کو دائرہ اسلام سے خارج نہیں کر سکتا کمیٹی کے سربراہ ڈاکٹر اسرار ہیں۔ کمیٹی نے متفقہ طور پر سفارش کی کہ مخالف فرقے کو کافر قرار دینے والے کو الزام عدالت میں ثابت کرنے کا پابند بنایا جائے۔ کمیٹی نے کہا کہ گلی محلوں میں کفر کے فتووں پر سزا بڑھا دی جائے۔ کمیٹی نے کہا کہ توہین صحابہ پر کڑی سزا دینے کا فیصلہ اگلے سیشن میں کیا جائے گا۔ کسی بھی فرقے کو ایک دوسرے کو کافر قرار دینے کا اختیار نہیں ہو گا۔ ڈاکٹر اسرار نے کہا پریس کانفرنس میں علماء کمیٹی کے اجلاس میں بہت کچھ ہوا بیان نہیں کر سکتا۔ انہوں نے ایک سوال کے جواب میں کہا کہ تمام فرقوں کے علماء متفق ہیں کہ محرم میں شادی ہو سکتی ہے۔ کربلا میں بھی شادی ہوئی تھی۔ انہوں نے کہا کہ میں حکومت سے مایوس ہوں یہ اسلام کے نفاذ میں مخلص نہیں میں درباری عالم نہیں ہوں۔ خطرات مول لے کر علماء کمیٹی کی صدارت قبول کی ہے۔

بھرتیاں شروع

حکومت نے گریڈ ایک سے دس تک بھرتیاں شروع کر دی ہیں۔ ترقیاتی فنڈز ڈپٹی کمشنروں کے حوالے کر دیئے گئے ہیں۔ بھرتی کے اشتہارات اخبارات میں شائع ہوں گے۔ صوبائی حکومتوں کو ہدایات جاری کر دی گئیں۔

فیصلہ قومی مفاد میں ہو گا

صدر رفیق تارڑ نے کہا ہے کہ سی ٹی بی ٹی پر دستخط کرنے کا فیصلہ قومی مفاد کے مطابق ہو گا۔ کوسووو میں امن فوج بھجوانے کو کہا گیا تو فوجیں بھیجیں گے۔

فوجی پیداوار میں اضافہ

اقوام متحدہ نے پاکستان کے بارے میں رپورٹ دی ہے کہ ملکی قومی پیداوار میں 4ء5 فیصد اضافہ ہو گیا ہے جبکہ افراط زر کی شرح کم ہو کر 7ء8 فیصد رہ گئی ہے۔ اس سے تجارتی توازن بہتر ہوا ہے۔ تاہم بیرونی سرمایہ کاری میں کمی ہوئی جس کی وجہ زرمبادلہ کے ذخائر کو منجمد کرنا تھا۔ بجٹ کے خسارے میں کمی کی کوششیں کامیاب نہیں ہوئیں۔

واپڈا کی نئی درخواست

واپڈا جس نے پہلے گھریلو صارفین کے لئے بجلی کی شرح کم کرنے کا اعلان کیا تھا۔ اب اس نے ایک نئی درخواست دی ہے جس میں گھریلو صارفین کے لئے بجلی مہنگی کرنے اور صنعتی صارفین کے لئے بجلی سستی کرنے کو کہا گیا ہے نیپرا کے چیئرمین نے کہا کہ واپڈا ڈرامے کر رہا ہے۔ پہلے ایک درخواست آئی۔ پھر دوسری اور اب تیسری درخواست پہلی دونوں درخواستوں کے خلاف آگئی ہے۔ اس درخواست کی سماعت 15- اپریل سے شروع ہو گی۔

بومر فنانس زرداری کی تھی

حکومت کے وکیل نے عدالت میں کہا ہے کہ اب ثابت ہو گیا ہے کہ بومر فنانس کمپنی آصف زرداری کی ملکیت تھی اور بینظیر کے لئے بھاری رقم کی جیولری اسی اکاؤنٹ سے خریدی گئی تھی۔

بلوچستان کے قریب نیا جزیرہ

بلوچستان کے ساحل کے قریب ایک نیا جزیرہ ظاہر ہوا ہے جس کا نام مالان رکھا گیا ہے۔ پاک بحریہ نے اس کا چارج سنبھال لیا ہے جزیرہ کی لمبائی 220 میٹر اور چوڑائی 175 میٹر ہے۔

ہاکی اور کرکٹ میں کامیابیاں

پاکستان اپنے تمام حریفوں کو ہرا کر اذلان شاہ ہاکی ٹورنامنٹ کے فائنل میں پہنچ گیا ہے۔ شارجہ میں پاکستان نے انگلینڈ کے بعد بھارت کو بھی بھاری مارجن سے ہرا دیا۔ انضمام نے سنچری بنا کر مین آف دی میچ کا اعزاز پایا۔

خود کشیوں کی رپورٹ دیں

وزیر پنجاب صوبہ بھر کی انتظامیہ سے خود کشیوں کے بارے میں رپورٹ طلب کر لی ہے۔ ڈپٹی کمشنروں کو بھیجے گئے مراسلہ میں کہا گیا ہے کہ خود کشیوں کے عوامل بیان کئے جائیں۔

100 صفحات کا نیا پاسپورٹ

حکومت 100 صفحات پر مشتمل پاسپورٹ جاری کر رہی ہے جس سے بار بار سفر کرنے والوں کو سہولت حاصل ہو جائے گی۔

کراچی میں 8 گرفتار

کراچی میں متحدہ کے یونٹ انچارج سمیت آٹھ افراد گرفتار ہو گئے اسلحہ برآمد ہوا۔ نارتھ سیل پر چھاپہ مارا گیا۔ دہشت گرد وہاب کی گرفتاری کے لئے شالیمار ایکسپریس کی تلاشی لی گئی۔ دو مشکوک افراد گرفتار کر لئے گئے۔

دانتوں کا معائنہ
مفت
ڈینٹسٹ رانا مدثر احمد
3:30 تا 7:30 شام
احمدیہ ڈینٹل کلینک
طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک
ربوہ

نصرت جہاں اکیڈمی نے کاپیوں میں نمایاں کمی کر دی ہے نئے سال کی تمام کتابیں جلد والی اور پلاسٹک بائینڈنگ میں بارعایت خرید فرمائیں
رؤف بکڈپو
اقصیٰ روڈ ربوہ
212297

مکان برائے فروخت
واقع محلہ دارالبرکات نمبر 2 برقبہ ایک کنال بالمقابل جامعہ احمدیہ برلب سڑک
برائے رابطہ
شیخ مبارک احمد ایڈیشنل ناظر مال آمد ربوہ
چوہدری محمد عبدالوہاب انم ٹریول ایجنسی
اسلام آباد (051)
دفتر 272109
گھر 282539

سندھی کامدار گلے، نیز
ان سلے برقعوں کی بیشمار ورائٹی ہر رنگ میں
اور چائنا لینن سادہ و پرنٹڈ نئے رنگوں میں
اکبر احمد
32/4 دارالصدر غربی ربوہ حلقہ قمر ملحقہ کوٹھی حضرت سر محمد ظفر اللہ خان صاحب
212866

مظہر ہسپتال برائے فروخت
خاکسار اپنا ہسپتال جو بفضل خدا 28 سال سے نہایت کامیابی سے چل رہا ہے اور دور دراز تک نیک شہرت رکھتا ہے فروخت کرنا چاہتا ہے
• سرگودھا روڈ اور بس سٹاپ سے 100 میٹر کے فاصلہ پر سوئی گیس کی سڑک کے عین سامنے
مریضوں کی آمد و رفت و قیام کی سہولت
رقبہ $1\frac{1}{4}$ کنال۔ ٹیلی فون و دیگر سہولیات
ڈاکٹروں کیلئے سنہری موقعہ ہے۔
ڈاکٹر نذیر احمد مظہر۔ مظہر ہسپتال احمد نگر ربوہ
پوسٹ کوڈ 35460 04524-211544